مدینۃ المسیح

دار الامان سے جناب مولوی چودہری فضل الدین صاحب پلیڈر اور مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے قادیان سے علاقہ ارتداد میں تشریف لے گئے ہیں ❋

امسال گذشتہ سالوں کی نسبت کم احباب اعتکاف میں بیٹھے ہیں۔ کیونکہ قادیان کے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد علاقہ ارتداد میں کام کر رہی ہے۔

۷ مئی بعد نماز مغرب ایک غیر مسلم نوجوان نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ حضور نے اس کا نام غلام محمد رکھا۔ اور اسکو توحید اور رسالت محمدیہ کا مضمون پنجابی میں سمجھایا۔ نماز کی پابندی ظاہری و باطنی صفائی کی تعلیم دی۔

فتنہ ارتداد اور احمدی بہنوں کے جذبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❋ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی و محبوب ربانی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مورخہ ۲۳ اپریل کے الفضل میں عزیزہ بہن سعیدہ کا وہ خط جو حضور کے نام تھا۔ میری نظر سے گذرا۔ میں اس خط کے پڑھتے ہی گھبراہٹ اور بے چینی کی پوری پوری تصویر بن گئی۔ چونکہ میری طبیعت کچھ علیل تھی۔ اس لئے جلدی حضور کی خدمت بابرکت میں کچھ نہ لکھ سکی۔ مگر اب میں دست بستہ عرض کرتی ہوں۔ کہ خادمہ بسر و چشم خدمتِ دین کے لئے حاضر ہے۔ اور مودبانہ عرض پرداز ہوں کہ حضور فیض گنجور ہم غریبوں کو بھی اپنے دل کی حسرت نکالنے کا مناسب موقع عطا کریں۔ کہ ہم اپنی نادار بہنوں کے سامنے وہی تحفہ پیش کر سکیں۔ جو ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ روحی و جسمی) نے دیا۔

جس طرح حضور نے مسجد برلن کا چندہ ہمارے ذمہ لگا کر مستحق ثواب کا ٹھہرایا۔ اسی طرح اب بھی حضور ہم سے ایسی ہی خدمات لیں۔ کہ ہم بھی مردوں سے زیادہ پیچھے نہ رہیں۔ مجھے تو مردوں پر رشک آتا ہے۔ اگر بہن سعیدہ کا پتہ مجھے معلوم ہوتا۔ تو فوراً میں انہیں خط لکھتی۔ کہ بہن میں حق تبلیغ ادا کرنے کو بالکل تیار ہوں۔ اور یہ کہ کسی سے کم درد مند دل اپنے پہلو میں نہیں رکھتی ہوں۔ سو آؤ کہ جلدی اپنے پیارے خلیفہ سے اجازت لیکر تبلیغ اسلام کو نکل کھڑی ہوں۔

اگر حضور اجازت دیں - تو فبہا - ورنہ میری اس رائے سے جلد اتفاق کریں - کہ ایک مبلغ کو آپ خرچ دیں - اور ایک مبلغ کا خرچ میں اپنا زیور بیچ کر دوں - اس طرح ہماری بہن ہم دونوں کی طرف سے دو مبلغ کام کرنے کو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام بھیجدینگے - تاکہ شاید اسی طرح ہمارا درد کم ہو - مگر افسوس مجھے اس عزیزہ کا پتہ معلوم نہیں - اس لئے یہ سب کچھ حضور کی خدمت میں ہی عرض ہے - والسلام - میں ہوں حضور کی ادنیٰ ترین خادمہ

محمودہ خاتون احمدی از مالیر کوٹلہ -

ترقی علم کا بہترین طریقہ

مخدومی حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے مدرسہ احمدیہ کی جماعت پنجم کے ایسے طالب علم کے لئے جو سالانہ امتحان میں ادب اور قرآن شریف میں علاوہ اول رہنے کے کم از کم ۶۰ فیصدی نمبر حاصل کرے - اور دیگر تمام مضامین میں پاس ہو - مبلغ [illegible] ماہوار کا ایک انعامی وظیفہ مقرر کیا تھا - اس وظیفہ کو عبدالکریم جہلمی طالب علم جماعت پنجم نے حاصل کیا ہے - ادب میں طالب علم مذکور نے ۱۴۰ نمبروں میں سے ۱۲۳ نمبر حاصل کئے - یعنی تقریباً ۸۸ فیصدی - اور قرآن شریف میں ۱۴۰ میں سے ۱۰۵ یعنی ۷۵ فیصدی - اس کے علاوہ ٹوٹل میں بھی یہ طالب علم اول رہا ہے - طلباء کی حوصلہ افزائی اور علم کو ترقی دینے کے لئے یہ بہت مفید اور مؤثر طریق ہے - اس لئے جہاں میں حضرت میاں صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہاں دیگر ذی مقدرت اصحاب سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بھی حضرت میاں صاحب کے نقش قدم پر چلکر مختلف جماعتوں کے لئے اس قسم کے وظائف مقرر فرما کر علم کی ترقی کا باعث بنکر عنداللہ ماجور ہونگے

خاکسار

شیخ عبدالرحمٰن مصری ہیڈماسٹر

مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان

مدرسہ تعلیم الاسلام احمدی بچوں کا تعلیمی گھر

ذیل کا مضمون بصورت خط کے ہے بغرض اشاعت ہمیں موصول ہوا ہے اس مضمون کو شایع کرنے کے ساتھ ہی ہم اپنے احمدی احباب کو ان کا فرض یاد کرانا چاہتے ہیں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ان کا مدرسہ ہے - علاوہ تمام دیگر فوائد کے جو اس درسگاہ میں پڑھنے سے ہمارے بچوں کو حاصل ہو سکتے ہیں - ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر ہم انہیں اپنے بچوں کو پڑھوائینگے تو اسکول کامیاب نظر آئیگا - لیکن اگر وہ اس سکول پر اور سکولوں کو ترجیح دینگے - تو گویا نعوذ باللہ اپنے ہاتھ سے اپنے انسٹیٹیوشن کو خراب کرینگے - (الفضل)

برادرم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں کہ اسوقت کوئی شہر یا قصبہ گورنمنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ یا میونسپل سکولوں سے خالی نہیں ہے - لیکن پھر بھی ہر ایک قوم اپنے علیحدہ علیحدہ سکول بنا رہی ہے - ایک ہائی سکول کا کھولنا بہت بڑے خرچ کو چاہتا ہے مگر پھر بھی ہر ایک مذہب کے لوگوں کی سرتوڑ یہی کوشش ہوتی ہے - کہ وہ اپنے سکول کھولیں یہ مصارف کثیر جو لوگ اپنے پرائیویٹ سکولوں پر کر رہے ہیں آخر ان کا کیا فائدہ ہے - اصل بات یہ ہے کہ سکول مذہبی تبلیغ کا ایک نہایت ہی عمدہ ذریعہ ثابت ہوا ہے - گورنمنٹ سکولوں میں جو لڑکے تعلیم پاتے ہیں وہ عموماً اپنے مذاہب سے بے پرواہ یا بیزار ہو جاتے ہیں - اور یہ ان کا قصور نہیں ہے - کیونکہ وہ تعلیم ہی ایسی ہوتی ہے - جو صرف دنیا ہی دنیا سکھاتی ہے - اور مذہب کی انہیں ذرا الگ بھی ہنس ہوتی اسکے علاوہ کورس عموماً ایسے لوگوں کے تیار کردہ ہوتے ہیں - جو خود دہریہ خیالات رکھتے ہیں - وہی خیالات لڑکوں میں سرایت کرتے ہیں - اسلئے ہر ایک مذہب نے اس نقص کو محسوس کر کے اپنے اپنے سکول کھولے ہیں کوئی شہر آریوں، عیسائیوں، سکھوں اور اسلامی سکولوں سے خالی نہیں ہے - ان سکولوں میں ہر ایک مذہب کے لوگ ایسی تعلیم دیتے ہیں کہ لڑکوں کو دوسرے مذاہب سے نفرت پیدا کرائی جاتی ہے - اور اپنے مذہب کی تبلیغ کیجاتی ہے - اس سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ احمدی طلباء دوسرے سکولوں میں تعلیم پاکر کیا رنگ اختیار کر سکتے ہیں - جبکہ تمام غیر مذاہب یک زبان ہو کر احمدیت کی مخالفت شدومد سے کر رہے ہیں - یہ بات بالکل صحیح ہے کہ احمدی طلباء دوسرے سکولوں میں تعلیم پاکر اسلامی رنگ میں رنگین نہیں ہو سکتے - اگر آپ یہ چاہتے ہیں - کہ آپ کی اولاد ویسی ہی اسلام کی خادم بنے جیسے آپ خود ہیں - تو ضروری ہے کہ آپ اس کو اپنے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم دلائیں - اس سکول کے طالب علم خدا تعالےٰ کے فضل سے پورا پورا اسلامی رنگ لیکر جاتے ہیں - اور اسوقت تک جو تبلیغی جوش ہمارے طالبعلموں میں ہے - اور کسی اسلامی سکول کے طلباء میں نہیں ہے ہمارے طلباء میں سے بہت سے طلباء نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں - اور اسوقت ملکانہ قوم کی تبلیغ میں بھی بہت سے سابق طلباء ارتداد کو روکنے کے لئے میدان عمل میں موجود ہیں - اس مختصر سے خط میں زیادہ بیان نہیں کر سکتا صرف اتنی عرض ہے - کہ اس بات کو محفوظ رکھتے ہوئے کہ احمدی طلباء کا اپنے سکول میں تعلیم پانا کس قدر ضروری ہے آپ تمام احمدی دوستوں کو تحریک کریں - کہ وہ اپنے لڑکوں کو تکلیف اٹھا کر بھی اس سکول میں تعلیم کے لئے بھیجیں تاکہ وہ تھوڑے سے خرچ کی زیادتی سے بچنے کی خاطر انکو خدانخواستہ ضائع نہ کر بیٹھیں +

اس کے علاوہ میں آپ کو ایک یہ تکلیف بھی دیتا ہوں کہ آپ اپنے حلقہ کے ان تمام احمدی احباب کے نام اور ایڈریس سے مجھے مطلع کریں - جن کے لڑکے غیر سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں - تاکہ میں براہ راست بھی ان سے خط و کتابت کر کے ان کے لڑکوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بھیجنے کی ترغیب دے سکوں -

نیازمند

غلام محمد بی اے ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

میرے دل میں درد ہے کہ ہمارے بچے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے قوموں کے استاد اور ہادی ہوں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان
قادیان دارالامان - ۱۰ رمئی ۱۹۲۳ء

کیا ہماری رپورٹیں مبالغہ آمیز ہوتی ہیں

ایک عام چیلنج

سب سے پہلے امرتسری مولوی صاحب اہلحدیث کے بعد ہمدم ۷ر اپریل میں ایک مضمون ”فتنہ ارتداد کے مقابلہ میں صورت حال“ کے دوران میں ہماری جماعت پر ”مبالغہ آمیز رپورٹ“ کا الزام لگایا گیا ہے۔ امرتسری مولوی صاحب نے ۱۳ اپریل کے اہلحدیث میں ہم پر جو الزام لگایا تھا۔ اس کا مفصل جواب چونکہ ہمارے محکمہ انسداد فتنہ ارتداد راجپوتانہ قادیان کی طرف سے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب نے ہمارے ہیڈ آفس مجاہدین مقیم آگرہ کی تصریحات کی روشنی میں شائع فرما دیا۔ جو الفضل ۲۶ر اپریل ۱۹۲۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہی جواب تمام مسلمان اخبارات کی خدمت میں بھیجا گیا ہے جو آج ۷ر مئی تک کسی مسلمان اخبار میں شائع نہیں ہوا۔ بہرحال اس کے جواب کے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ”ہمدم“ کا بیان جو ایک دردمند مبصر کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ حسب ذیل ہے کہ:۔

”جماعت احمدیہ:۔ اخلاص و سرگرمی۔ مگر غیر معمولی جماعتی جوش اور اپنے عقیدے کی تلقین کیلئے بے صبری جو اختلاف کا باعث اور تلخی کا بھی موجب ہوتی ہے۔ منتظم جماعت مبالغہ آمیز رپورٹ“ (ہمدم ۷ر اپریل ۲۳ء)

ہم اس بات کے متعلق اپنے متعدد مضامین میں بارہا لکھ چکے ہیں کہ یہ خیال غلط ہے کہ ہمارے مبلغ وہاں جاتے ہی پہلے نزول مسیح اور وفات مسیح کے مسائل بیان کرنے لگتے ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے مبلغین کی کوشش اولین یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ لوگ اسلام کے ان ابتدائی اصول پر قائم رہیں۔ جن پر سے پھسلنے کے لئے تیار ہیں۔ جب ان کے پاؤں ان اصول پر جم جائیں پھر ان کو ترقی کی طرف لایا جائے۔ اور یہ سچ ہے کہ ہمارا سمجھانے کا طریق علماء کے طریق سے مختلف ہے۔ ہم لوگوں کی چوٹیاں کاٹنے کے لئے بیتاب نہیں ہمارے ہاتھ میں کسی ملکانہ کو دیکھ کر کھجلی نہیں ہونے لگتی کہ فوراً قینچی کو کچکچائیں۔ اور چوٹی کو دبوچ لیں۔ نہ ہم مسلمان بنانے کے لئے پاجامہ پہنانے کے شائق ہیں۔ بلکہ ہماری کوشش یہ ہے کہ ان کے دل میں اسلام کی دبی ہوئی انگاری چمکنے لگے۔ برخلاف اس کے علمائے اسلام نے بجائے آریوں کے مقابلہ کے اپنا مدمقابل اس علاقہ میں احمدیوں کو سمجھ لیا ہے۔ وہ غریب ادہر دوڑتے ہیں۔ جہاں احمدی مبلغ ہوں ملکانے جائیں بھاڑ میں۔ وہ یہ دیکھتے ہوئے۔ کہ احمدی آریوں کے سحر کا توڑ کما حقہ کر رہے ہیں۔ جس کا علماء اعتراف بھی کرتے ہیں۔ مگر ان کے مفتی انہیں مجبور کرتے ہیں کہ احمدیوں قادیانیوں کی ضرور مخالفت کریں۔ اور اختلافی مسائل پر بحث کرنے کے لئے احمدی مبلغوں کو مجبور کریں اور پھر احمدیوں کے خلاف جھوٹے الزام لگائیں کہ یہ کافر ہیں۔ یہ لوگوں کو زہر کھلا دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تعجب ہے کہ رضائی اور دیوبندی اور دیگر فرقوں کے علماء کی ان حرکات کے ہوتے ہوئے ہم پر نامعلوم الاسم حضرات کی طرف سے اخبارات میں فرقہ بندی کا الزام لگایا جاتا ہے

رہا مبالغہ کا سوال۔ ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے پاس کونسے دلائل اور ثبوت ہیں۔ جن کی بناء پر ہم پر مبالغہ آمیز رپورٹ کا الزام لگایا جا رہا ہے کیا ان کے نزدیک یہ مبالغہ آمیز رپورٹ ہے۔ کہ ہم نے ایک اپنی مجلس میں انسداد ارتداد کے لئے پندرہ ہزار روپیہ جمع کر لیا۔ کیا یہ مبالغہ آمیز رپورٹ ہے کہ اسوقت تک پانسو احمدی اپنی زندگیاں تین تین ماہ کے لئے امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر وقف کرنے کے اقرار کر چکے ہیں۔ کہ ہر حال میں اپنے امیر کی اطاعت کرینگے پیدل سفر کرینگے۔ درختوں کے پتے کھائینگے۔ ایک پیسہ معاوضہ نہیں لینگے۔ نہ اپنے لئے نہ اپنے اہل وعیال کے لئے۔ پھر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے اس سہ ماہی خرچ کے لئے خواہ ہمیں کچھ بیچنا پڑے۔ بیچینگے۔ اور پھر ان لوگوں سے جنہیں تبلیغ کے لئے جائینگے۔ کوئی مادی مدد نہیں لینگے۔ نہ ان سے مانگ کر کھائینگے۔ نہ ان کے دینے پر کھائینگے۔ بلکہ اپنا خرچ اپنے پلے سے کرینگے اور ان تمام شرائط کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فرض بجا لائینگے۔ ان کے نزدیک تو یہ مبالغہ ہے۔ اور ہمارے نزدیک ہماری توقعات سے کم۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ مبالغہ نہیں۔ کیونکہ ان باتوں کا تعلق واقعات سے ہے۔ جس قدر احباب نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ان سب کی تحریریں موجود ہیں۔ اور یہ سوال کہ مندرجہ بالا شرائط کے ماتحت ہمارے مبلغ کام کرتے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جہاں جہاں ملکانہ علاقہ میں ہمارے مبلغ اسوقت کام کر رہے ہیں۔ ان میں تحقیقات کی جا سکتی ہے۔ اگر کسی جگہ ہمارے محترم مولوی صاحبوں کی مہربانی سے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ کہ وہ آٹا لے کر ہمارے مبلغ کی روٹی نہیں پکا کر دینگے۔ تو وہ آپ پکاتے ہیں۔ اگر انہوں نے آرام کیلئے جگہ نہیں دی تو وہ درختوں کے سائے میں جنگل میں سوتے رہے ہیں۔ اگر پانی نہیں ملا۔ تو درختوں کے پتوں کو چبا کر ان مخلص خدام اسلام نے اپنی پیاس بجھائی ہے۔

غرض ان تمام باتوں کا مشاہدہ ہو سکتا ہے پھر اسکو مبالغہ کیسے کہا جائے۔ ہاں یہ باتیں ایسی ہیں۔ کہ دنیا ان کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ آج وہ زمانہ ہے کہ وہ لوگ بھی جن کا طرہ امتیاز ہی ترک دنیا تھا اس بارے میں صفر نظر آتے ہیں۔ آج لوگ پیسہ پیسہ پر جان دیتے ہیں۔ وہ لوگ جن کی آنکھیں ایسے نظارہ کی عادی ہوں۔ وہ کیسے تصور کر سکتے ہیں کہ اس پر خرچ دوا

کے پیچھے مادیت کے اس طوفانی زمانہ میں بڑی سے بڑی قربانیاں کرنیوالے لوگ احمدیوں میں ایک دو نہیں - ہزاروں پائے جاتے ہیں - اگر اس حقیقت سے بے خبر لوگ ان باتوں کو مبالغہ سمجھتے ہیں - تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے - واقعات تو اسی طرح ہیں - جس طرح ہم بیان کرتے ہیں - اگر قیاس کرنیوالا اپنے گردو پیش ایسے لوگ نہیں پاتا - جو دین کے لئے اتنا ایثار اور قربانی کریں - تو ان کی حالت پر .... قربانی کرنے والوں کو .... کرنے سے ضرور غلط نتیجہ نکلیگا۔

اب ایک شق رہ جاتی ہے - جس میں مبالغہ پر بحث ہو سکتی ہے - وہ یہ کہ ہمارے صدر دفتر آگرہ کی طرف سے جو اطلاعات انسداد ارتداد کے متعلق شایع ہو رہی ہیں - ان میں مبالغہ سے کام لیا جارہا ہے اس کے متعلق ہم کھلے طور پر اعلان کرتے ہیں کہ یہ بالکل جھوٹ ہے - کہ ہماری رپورٹیں مبالغہ آمیز ہوتی ہیں ہماری رپورٹوں کے مبالغہ سے پاک اور صداقت پر مبنی ہونے کا ایک زبردست ثبوت تو یہ ہے - کہ جس قدر رپورٹیں ہماری طرف سے شایع ہوئی ہیں ان میں کوئی سی ½ رپورٹیں لے لی جائیں - اور ان کے متعلق ثابت کیا جائے - کہ غلط ہیں یا کم از کم مبالغہ آمیز ہیں - دوسرا طریق ہماری رپورٹوں کے مبنی بر صداقت اور مبالغہ سے مبرا معلوم کرنے کا یہ ہے - کہ کوئی مسلمان انجمن اور کوئی جماعت یہ تبلائے - کہ اس نے اعلان کیا ہو - کہ فلاں گاؤں یا علاقہ ان کے چارج میں تھا اس میں شدھی ہوئی ہے - اگر کہا جائے کہ علماء اور مختلف اسلامی جماعتوں میں سے کسی ایک میں بھی شدھی کا کوئی سانحہ پیش نہیں آیا - تو اس کا بار ثبوت ہمارے ذمہ ہے - جس کے معنے یہ ہیں کہ یہ لوگ اپنی ناکامیوں کو چھپاتے ہیں - برخلاف اس کے ہماری جماعت کی یہ حالت ہے - کہ اس نے اپنے علاقہ میں شدھی کے واقعہ کو پوشیدہ نہیں رکھا - اگر کوئی گاؤں ہمارے چارج میں ہے - اور اس میں شدھی کا کوئی کیس ہوا ہے - تو نہایت صفائی سے ہمارے مبلغین نے اس کا اعلان کر دیا ہے - اسی طرح جس طرح اپنی کسی کامیابی کا۔

پس جب ہماری یہ حالت ہے کہ ہم اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ ناکامی کو بھی دوسروں کی بڑی بڑی ناکامیوں کی طرح پوشیدہ نہیں کرتے - تو کوئی عقلمند ہے - جو ہم پر یہ الزام لگانے کی انصاف کے ساتھ جرأت کر سکے - کہ ہماری رپورٹیں مبالغہ آمیز ہوتی ہیں یہ ایک ایسی زبردست حقیقت ہے - کہ اس کی روشنی میں ہماری رپورٹوں کو پڑھا جائیگا - تو دنیا کو معلوم ہو گا کہ ہماری رپورٹیں صداقت سے مملو ہیں - ہاں وہ لوگ جو اس تبلیغی میدان کے مرد نہیں اپنی اپاہجی کو دیکھکر کام کرنے والوں پر جو چاہیں الزام لگائیں - مگر اس سے میدان میں کام کرنے والے شہسوار بے لنگڑے نہیں ثابت ہو سکتے ۔

واہ کیا ویدک دھرم کی تعلیم کا اثر ہے

کون نہیں جانتا - کہ شردھانند جی سنیاسی سنیاس دھارن کرنے کے قبل نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک "منشی" "منشی رام" اور "لالہ منشی رام" کے ناموں سے مشہور رہے ہیں - لفظ "لالہ" ہندوؤں میں نہایت عزت و احترام کا لفظ ہے - اگر کسی بنئے بقال کے نام کے ساتھ لفظ لالہ کا اضافہ کر دیا جائے - تو اس کے معنے یہ ہیں - کہ متکلم ان صاحب کی عزت اور احترام کرتا ہے - جہانتک ہم ہندوؤں سے واقفیت رکھتے ہیں - کوئی ہندو بھی لفظ "لالہ" کو اپنی ہتک خیال نہیں کرتا - مگر آج عجیب طوفان بے تمیزی برپا ہے کہ آریہ اخبارات مسلمان اخبارات (سیاست وغیرہ) سے اس لئے خفا ہو رہے ہیں - کہ شردھانند جی کے نام کے قبل لفظ "لالہ" کیوں لگایا جاتا ہے - اور اسپر اسقدر خفا ہوئے ہیں - کہ اس کو کمینہ حملہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

"کیا یہ اسلام کی تعلیم کا اثر ہے - جس پر اس قدر ناز کیا جاتا ہے۔"

اسکے جواب میں ہم کہتے ہیں - کہ ہاں صاحب اسلام کی تعلیم کا اثر ہے - کہ مسلمانوں نے یہ جانتے ہوئے کہ مشرکین نجس ہوتے ہیں - اور شردھانند سخت دشمن اسلام ہے - اسکو اپنے مقدس مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دی - گو یہ غلطی تھی - مگر اس سے مسلمانوں کی رواداری ظاہر ہے پھر یہ اسلام کی تعلیم کا اثر ہے - کہ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو - وہ ہندوؤں سے برادرانہ اور انسانی تعلقات رکھتے ہیں - اور ہندو مسلمانوں کو کتوں کی طرح سمجھتے ہیں - اگر "سیاست" نے لالہ شردھانند کہا - تو کوئی بتائے کہ اس سے شردھانند جی کی کیسے ہتک ہو گئی - اور اسلام کی تعلیم کیسے خراب ثابت ہو گئی - مگر اس کے مقابلہ میں یہ تو بتاؤ کہ کیا ویدک دھرم کی تعلیم کا بھی اثر ہے - جس سے متاثر ہو کر آریہ سماج کے بانی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں اسلام کے خدا - قرآن - رسول اور صحابہ رضوان علیہم اجمعین کے متعلق مندرجہ ذیل قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں - نقل کفر کفر نباشد۔

(۱) خدا تعالیٰ کی نسبت - شیطان سے بھی بڑھکر شیطنت کرنے والا - عورتوں میں علطان" - "فریبی جھوٹا" "دوا لعد" بھان متی کا تماشہ کرنیوالا - جس کو عقلمند دور سے سلام کرینگے - "عورتوں کا شائق" - مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے - شیطان کا بھی شیطان نیا ہے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت - مطلب براری کے لئے قرآن بنا نیوالا - کیا رسول اور خدا کے نام پر دنیا کو لوٹنا لٹیروں کا کام نہیں - کیا خدا بھی ڈاکو ہے - اور لوٹیروں یعنی صحابہ کا معاون - پیغمبر جہان میں فساد ڈالنے والا امن عامہ کا رخنہ انداز - جنگلی آدمی بھی اپنی بہوؤں سے پرہیز کرتا ہے اور کیا غضب ہے کہ نبی کی شہوت رانی میں کسی طرح کی روکاوٹ نہیں ہوتی - جب بیٹے کی بہو پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے پیغمبر نہ رک سکے تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے ؛

(۳) قرآن شریف کے متعلق - یہ کلام اللہ نہیں کسی مکار کا کلام ہے - یہ صرف دیانند کی کتاب سے چند گالیاں لی گئی ہیں ورنہ ایک لمبی فہرست تیار ہو سکتی ہے - اور اگر دوسرے آریوں کی کتابیں دیکھی جائیں - بالخصوص لیکھرام کی تو بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے ؛

مسلمان اچھوتوں کو مرتد بنانے کی کارروائی سیاسی غرض سے ہے

مہاشہ شردھانند صاحب بانی ارتداد کا اعتراف

از جناب منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل مقیم آگرہ

ملکانوں کو مرتد کرنے کی کارروائی جو مہاشہ شردھانند صاحب نے شروع کی ہے۔ کہاں تک مذہبی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا پتہ اسی سے لگ سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے تمام فرقے خواہ وہ سناتنی ہوں۔ یا جینی۔ وام مارگی ہوں یا ناستک (دہریہ) ہر طرح سے مدد دے رہے ہیں۔ اگر یہ سیاسی شدھی نہیں تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ مذہبی لحاظ سے زمین و آسمان کا اختلاف رکھنے والے اس کام کے لئے متحد ہو سکیں پھر اس کام کیلئے جو طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔ ان سے بھی یہی ظاہر ہے کہ مذہب کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مذہب بھی اشاعت کے لئے ان طریقوں کو جائز نہیں قرار دیگا۔ مثلاً غریب اور مقروض ملکانوں پر قرض خواہوں کے ذریعہ دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ ان میں روپیہ کھلے طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ رشتہ داریوں کے تعلقات پیدا کر لینے کا اقرار ہوتا ہے۔ اچھے اچھے کھانے پکا کر کھلائے جاتے ہیں۔ موٹروں وغیرہ کا جلوس بنا کر دیہاتیوں کو مرعوب کیا جاتا ہے بالمقابل اس کے نہ انہیں پنڈت دیانند صاحب کی شخصیت سے آگاہ کیا جاتا ہے نہ نیوگ کی فلاسفی سمجھائی جاتی ہے۔ نہ نوجوان اور کنواری لڑکیوں کے خود خاوند تلاش کرنے کے حکم کی حکمت بتائی جاتی ہے۔ نہ حمل ٹھہرانے کا خاص طریق سکھایا جاتا ہے حالانکہ آریہ سماج کے یہ نہایت اہم اور ضروری مسائل ہیں جنہیں پنڈت دیانند صاحب نے نہایت شرح اور بسط کیساتھ اپنی مایۂ ناز کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں ارقام فرمایا ہے اور مہاشہ شردھانند صاحب اس کتاب کو اپنے لئے قابل عمل قرار دیتے ہیں

اور آریہ سماج اس کی نسبت دعویٰ رکھتی ہے۔ کہ مسلمانوں میں جو درجہ قرآن کریم کو حاصل ہے۔ وہی آریہ سماج میں ستیارتھ پرکاش کو حاصل ہے۔

پھر نہ صرف یہ کہ ملکانوں کے سامنے سماجی عقائد پر گفتگو کرنے سے گریز کرائی جاتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ قادیان جو پے در پے مباحثہ اور روحانی مقابلہ کیلئے چیلنج دے چکی ہے۔ ان کا جواب تک نہیں دیا جاتا۔ بلکہ ملکانوں کے روبرو اپنے آپ کو آریہ کہنے کی جرأت بھی نہیں کی جاتی سناتنی کہلاتے ہیں۔ اور ملکانوں کو بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ تمہیں سناتنی ہندو بناتے ہیں۔ حالانکہ سناتن دھرم وہ مذہب ہے جس کو مٹانے کیلئے پنڈت دیانند صاحب نے آریہ سماج کی بنیاد ڈالی۔ جس کے خلاف آجتک آریہ سماج مصروف عمل رہی ہے۔ اور جس کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے صفحوں کے صفحے دل آزار الفاظ سے بھرے پڑے ہیں۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ ملکانوں کو مرتد کرنے کی کارروائی سیاسی اغراض پر مبنی نہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ مہاشہ شردھانند صاحب کا اخبار تیج نہ صرف اس کے سیاسی ہونے سے انکار کرتا ہے۔ بلکہ الٹا مسلمان اخبارات اور مسلمان لیڈروں پر الزام لگاتا ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ اس تحریک کو سیاسی قرار دیرہے ہیں۔ چنانچہ ۲۰ را پریل ۱۹۲۳ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"سب سے پہلے امرتسر کے معاصر وکیل نے شدھی کو سیاسی شدھی قرار دیا۔ بعد میں ہمعصر زمیندار نے وہی سر الاپا۔ لیکن آج ہمیں یہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے لیڈران بھی ان کے شریک حال ہونے سے گریز نہیں کر سکے"

مگر میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ تیج کا یہ الزام بالکل غلط ہے کیونکہ مسلمان اخباروں نے ملکانوں کی شدھی کو سیاسی نہیں قرار دیا بلکہ خود مہاشہ شردھانند صاحب نے اسے سیاسی شدھی بتایا ہے اگر اب انکو یاد نہیں رہا یا جان بوجھکر انکار کرنا چاہتے ہیں۔ تو اور بات ہے۔ اور یہ امران کی ذات سے بعید بھی نہیں۔ لیکن انہیں یاد رہنا چاہئیے۔ کہ ۱۸ مارچ ۱۹۲۳ء کو گورودت بھون لاہور میں ۴ بجے شام ایک جلسہ عام میں ملکانوں کی شدھی پر جو تقریر کی تھی وہ آریہ اخبارات کے صفحات سے محو نہیں ہو گئی۔ اسمیں انہوں نے ہندوؤں کو مخاطب کر کے کہا تھا۔

"جب تک آپ اپنے ۶ کروڑ اچھوت اور دلت بھائیوں کو اپنے ساتھ نہیں ملاتے۔ تب تک نہ آپ کو سوراجیہ مل سکتا ہے اور نہ ہی آپ کا سنگٹھن ہو سکتا ہے"

اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ مسلمان بھی ہندوؤں کے نزدیک "اچھوت" ہیں۔ اس لئے صاف ظاہر ہے کہ ان کو بھی اپنے ساتھ ملانے کی تحریک مہاشہ جی نے کی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ نہیں بتائی کہ ہندو دھرم میں جو خوبیاں اور برکات ہیں ان سے مستفید کرنے کیلئے ایسا کیا جائے۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ جب تک انکو ہندو نہ بنالیا جائیگا۔ اس وقت تک "سوراجیہ" نہیں مل سکیگا۔

پھر اسی تقریر میں آگے چل کر اس بات کو ایک مثال کے ذریعہ اور زیادہ واضح کر دیا ہے۔ چنانچہ کہا۔

"مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ اب پچھتائے کیا ہوت ہے۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ سیاسی نقطہ خیال سے وہ (ملکانے) کسی مصرف کے نہ تھے۔ اکرن (ریاست بھرت پور کا ایک گاؤں) کی شدھی کے متعلق اسلامی اخبارات میں مختلف بیانات شائع ہوئے اس شدھی کا اثر ایک معمولی گاڑیبان پر یہ ہوا کہ وہ لوگوں کو ہندو پردیش کی خوشخبری سناتا پھرتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ سارا کا سارا گاؤں ہی شدھ ہو گیا ہے۔ اے ہندو جب وہ آپ میں جذب ہو گئے تو وہ آپکے مصرف کے بنینگے۔ اگر چند پڑھے لکھے لیڈر آپکی قومیت کیلئے خطرہ ہیں تو بتلاؤ تو سہی۔ اگر اتنے ان پڑھ سٹریٹ آپ میں موجود رہتے۔ تو کیا وہ آپ کو نہ لے ڈوبتے" (پرتاپ ۱۸ مارچ)

ان الفاظ سے ثابت ہے کہ آریہ لوگ مسلمان راجپوتوں کو اپنے میں جذب کر کے سیاسی نقطہ خیال سے اپنے مصرف کے بنا رہے ہیں۔ یہ مہاشہ شردھانند جی کا اپنا بیان ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے فتنہ ارتداد کو سیاسی کارروائی نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ آریہ صاحبان اب اس بات کو پردہ راز میں رکھنے کی کوشش

شیعہ اور سُنیوں میں قابل افسوس فساد

قصبہ کراری جو الہ آباد سے ۳۰ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس میں ۲۴ر اپریل کو شیعہ اور سنی مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں ۳ر آدمی مارے گئے۔ اور کچھ زخمی ہوئے۔ اس وقت جبکہ اسلام دشمنوں کے محاصرہ میں ہے۔ اور اسلام کے زندہ جسم پر آریاں چل رہی ہیں۔ کون دردمند اسلام ہو گا۔ جس کا دل اس فساد کی خبر سے خون نہ ہو گیا ہو۔ یہ تو وہ وقت تھا کہ شیعہ اور سنی اور باقی تمام اسلامی فرقے مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانے کے لئے اپنے دیرینہ اختلافات کو آپس میں وجہ فساد بنانے کی بجائے دشمن اسلام آریہ اور دیگر مذہبی ٹولوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جاتے اور وہی کرتے کہ جو امیر شام نے جناب امیر سے باوجود برسر جنگ ہونے کے (عیسائیوں کو جناب امیر کی مخالفت پر آمادہ دیکھ کر) اعلان کیا تھا کہ ہماری لڑائی ایسی ہی ہے جو دو بھائیوں میں ہو سکتی ہو۔ تم اگر ہماری مخالفت سے فائدہ اٹھا کر علی پر حملہ آور ہونا چاہتے ہو۔ تو خبردار ہو جاؤ کہ علی کی طرف سے میدان میں سب سے پہلے آنیوالا سپاہی معاویہ ہو گا۔

پس جب تمام فرق اسلامیہ کا دشمن اسلام کے فرزندوں کی متاع ایمان کو لوٹ رہا ہے۔ تو کیا اسلام کی طرف منسوب ہونے والی تمام جماعتوں کا یہ فرض نہیں کہ وہ چند سے اپنے ذاتی اور باہمی اختلافات و عقاد کو اسلام کے بڑے دشمن کے مقابلہ میں چھوڑ دیں۔

ہمارے سامنے صحیح واقعات نہیں کہ ہم یہ فیصلہ کر سکیں۔ کہ اس فساد میں ہمارے اسلامی بھائیوں میں سے کن کا قصور ہے۔ لیکن ان دونوں کو ضرور معلوم ہے۔ اس لئے ہم ادب سے اسلام کی محبت سے مجبور ہو کر کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے شیعہ و سنی دونوں بھائیوں میں سے جن کی غلطی ہو وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے سامنے اپنی غلطی کا اقرار کر لیں۔ اور کھلے طور پر قلبی صفائی سے معافی مانگ لیں۔ اور اقرار کریں کہ آئندہ ایسی بات نہیں ہو گی۔ اور دوسرے فریق کو چاہیے۔ کہ وہ اپنے زیادتی کرنے والے بھائی کی معافی کو قبول کر لیں۔ اور کینہ اور غصہ کو دور پھینک دیں اور بلکہ خدا اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے دشمنوں کے مقابلہ میں مجتمع ہو کر متحدہ کوشش سے کام لیں۔ اور مقدمہ بازی یا انتقام کی پالیسی کو اس وقت بالکل ترک کر دیں۔

شدھی کے طوفان کی ذمہ واری کس پر ہے

نہیں معلوم کن وجوہ کی بنا پر شردھانند جی اور ان کے ہمنوا ہندو اخباروں کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ وہ یہ اعلان کریں کہ۔

"اس تحریک کے شروع کرنے اور عام جذبات کو ہیجان میں لانے کے لئے اگر کوئی ذمہ وار ہے تو وہ مولوی صاحبان کا حد سے بڑھا ہوا جوش ہے۔ کیونکہ کھشتری مہاسبھا کے محض کاغذی ریزولیوشن پاس کرنے پر مولوی صاحبان مبلغین اسلام اور اسلامی اخبارات ہی تھے۔ جنہوں نے فتنۂ ارتداد فتنۂ ارتداد کا شور مچا کر آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ اور ان کی آتش فشاں اور اشتعال انگیز تقریروں اور تحریروں کے باعث ہی دھڑا دھڑ مولویوں ملانوں نے ملکانوں کے علاقہ پر یورش کر دی۔" (پرتاپ ۲۷ر اپریل صفحہ ۲)

اگر کوئی حالات سے باخبر مسلمان یہ کہتا ہے کہ اس فتنہ انگیزی کی ذمہ واری شردھانند جی اور ہندوؤں کے سر ہے۔ تو اس کا یہ کہنا درست ہے۔ کیونکہ باوجود اپنے سر سے ذمہ داری کا بوجھ اتار کر مسلمانوں کے سر ڈالنے کی تمام کوشش کے پرتاپ کے اقتباس مندرجہ بالا میں یہ حقیقت ظاہر ہو ہی گئی ہے۔ کہ اس فتنہ میں ہندوؤں سے امداد لینے کے لئے سب سے پہلے کھشتری مہاسبھا نے ریزولیوشن پاس کیا۔ اور اس کے بعد مسلمانوں کی طرف سے انسدادی تجاویز اختیار کی گئیں۔ پرتاپ کا کھشتری مہاسبھا کی تجاویز کو محض کاغذی کہکر بے حقیقت ٹھیرانا بے سود ہے۔ کیا ایک ہندو لیڈر کی یہ کاغذی تجویز ہی تھی کہ حکومت وقت سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ پھر اس کا اثر کتنا ہوا۔ یہ کاغذی تجاویز ہی تھیں کہ غیر ملکی کپڑا جلایا جائے۔ ستیاگراہ کی تجاویز بھی کاغذی ہی تھیں۔ عدالتوں کا بائیکاٹ سرکاری مدارس کا توڑنا یہ سب کاغذی تجاویز تھیں۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ ان کا کیا اثر ہوا۔ ملک میں ہر طرف غیر ملکی کپڑے جلائے گئے۔ اور ان کے دھوئیں سے مطلع ہند تاریک ہو گیا۔ عدالتیں بائیکاٹ کی گئیں۔ وکالتیں ترک ہوئیں۔ سرکاری مدارس اور خصوصاً مسلمانوں کی تعلیم گاہیں جنکا تعلق سرکاری یونیورسٹیوں سے تھا۔ ان پر ایک خوفناک تباہی آئی۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا۔ صرف ایک ہندو لیڈر کی کاغذی تجویز کا۔ پھر ہم یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم مان لیتے کہ یہ حقیقتاً ایک بے اثر کاغذی تجویز ہی تھی۔ اگر ملکانوں کے شدھ ہونے کی خبریں مسلمانوں کو بہرہ نہ کر دیتیں اور ان کے سینوں کو زخمی نہ کرتیں۔ سچا ہے یہ تھا۔ کہ اگر حسب بیان پرتاپ یہ محض کاغذی تجویز ہی تھی۔ اور مسلمان خواہ مخواہ اس پر پیچ و تاب ہو گئے تھے۔ تو ہندوؤں کی طرف سے اس تجویز کے بعد خاموشی رہتی۔ اور اس تجویز کا کوئی اثر فی الخارج ظاہر نہ ہوتا۔ اور مسلمان چند دن جوش دکھا کر واپس آ جاتے۔ مگر ہوا اس کے برعکس کہ ادھر کاغذی ریزولیوشن پاس ہوا۔ ادھر مسلمانوں کے زندہ گوشت کی تکا بوٹی شروع ہو گئی۔

کون کامیاب ہو رہا ہے آریہ یا مسلمان

پرتاپ جو اپنے آپ کو پولیٹیکل اخبار کہا کرتا ہے اب شدھی کی تحریک نے اس کا ملمع اتار دیا ہے چنانچہ مسلمانوں کے خلاف اس کا قلم وہ وہ زہر اگل رہا ہے۔ کہ اس کی کوئی حد و پایاں نہیں۔ آپ مسلمانوں پر علی الخصوص احمدیوں پر بہت ہی خفا ہیں۔ چنانچہ ۲۸ر اپریل کے پرتاپ میں لکھا ہے کہ "ملکانوں کے بہکانے میں مسلمانوں کی کامیابی" اور مسلمانوں کی

طرف سے اور بالخصوص ہماری طرف سے جو اعلانات شایع ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق اسی نوٹ میں لکھا ہے کہ :-

"وہ (مبلغین اسلام) عام مسلمانوں کو بہکانے اور ان سے روپیہ بٹورنے کے لئے عجیب و غریب اعلانات اخبارات میں شایع کراتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کو علاقہ ارتداد میں سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اس کام میں مرزائی لوگ سب سے بڑھ کر قدم مار رہے ہیں"

ہم پر الزام لگایا گیا ہے کہ ہم روپیہ بٹورنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ پرتاپ اگر مر بھی جائے۔ تو ثابت نہیں کر سکتا کہ ہم نے عام لوگوں سے روپیہ مانگا ہے۔ بیس جب ہم کسی سے سوال کرتے ہی نہیں۔ اور نہ چندہ مانگتے ہیں۔ تو پھر ہم پر یہ کیسے اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہم روپیہ بٹورنے کے لئے ایسے اعلان کرتے ہیں۔ رہا یہ سوال کہ کس کو کامیابی ہو رہی ہے۔ اس کا حال انجام کار معلوم ہو جائے گا۔ اس میں شک نہیں شکار تمہارے حلق میں ہے۔ اس کو اگلوانے کے لئے بڑی کوشش کی ضرورت ہے۔ سو تم پرست ہر قسم کی جائز کوششیں کرینگے۔ اور عنقریب انجام سے پتہ لگ جائیگا۔ کہ پوریاں کھلا کر اچھے دیکھو عقلمندوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھنا ناممکن ہے۔ آخر وقت آئے گا۔ کہ یہ تمہارے فریب کا شیشہ ٹوٹ جائیگا۔

ہندو اخبارات کی معاندانہ پالیسی کا راز کھُل گیا

۲۸ر اپریل کے پرتاپ کے صفحہ ۲ پر ایک نوٹ بعنوان "کونسلوں میں جانے کی تیاری کرو" شایع ہوا ہے اس میں سنڈ گرشن لکھتے ہیں کہ :-

"لوگوں کے اندر نئی سپرٹ پھونکنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو کسی قسم کی جنگ میں مصروف کیا جائے۔ سول نافرمانی کی غیر موجودگی میں بھی ایک کامیاب طریقہ جنگ ہماری سمجھ میں آ سکتا ہے" (پرتاپ ۲۸ر اپریل ۲۳ء)

آج تک یہ راز سربستہ تھا کہ ہندو اخبارات کیوں مسلمانوں کے خلاف آئے دن نئے نئے شگوفے چھوڑتے رہتے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں جوش دیوانگی پیدا ہو کر تصادم ہو۔ مگر آج معلوم ہو گیا کہ ہندو اخبارات اس اصول کے ماتحت کام کرتے ہیں کہ اپنی سپرٹ کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی جنگ جاری رکھنی چاہیئے۔ آج اگر گورنمنٹ کی مخالفت بے اثر ہوتی ہے۔ تو جوش کے قیام کے لئے ہندوؤں کو مسلمانوں سے خلاف بھڑکانا ضروری ہے۔ ورنہ ہندو قوم کی سپرٹ مردہ ہو جائیگی۔ کیا اس اصول کے پابند لوگوں سے صلح کرنا آسان ہے۔ جو محض اپنے قوم کے جوش کے قیام کے لئے کسی نہ کسی جنگ کا جاری رکھنا ضروری سمجھتے ہیں *

علاقہ ارتداد میں دردمند مسلمان

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ علاقہ ارتداد میں ایسے دردمند اور مخلص مسلمان بھی ہیں۔ جن کا دل اس فتنہ کی وجہ سے زخم رسیدہ ہے۔ اور وہ بے ریا اور بے غرض خدام اسلام کی ہر ایک ممکن مدد کرنے میں عین راحت اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔ ایسے دردمندان اسلام میں جناب راجہ ہادی یار خان صاحب رئیس کو سمہ ضلع مین پوری بھی ہیں۔ آپ احمدی مبلغین قادیان کے اشاعت اسلام کے کام میں جائز و ممکن آسانیاں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حسنات دارین سے حصہ وافی دے۔ گو آپ کا یہ کام خدا کے لئے ہے۔ مگر ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کا شکریہ ادا کریں۔ اور آپ کے لئے دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق دے *

معزز ملکانہ راجپوتوں کے خطوط احمدی امیر المجاہدین قادیان مقیم آگرہ کے نام

ہمارے مبلغین کی مخلصانہ اور بے غرضانہ خدمات اسلام کو معزز ملکانہ راجپوت جس وقعت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ ذیل کے دو خطوط سے لگ سکتا ہے۔ جو حال میں دو معزز ملکانہ رئیسوں کی طرف سے جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم اے میر احمدی وفد کی خدمت میں پہنچے ہیں۔ اگر ہر جگہ اپنی قوم کا درد رکھنے والے اصحاب اسی طرح کھڑے ہو جائیں۔ تو خدا کے فضل و کرم سے ہمارے مبلغین نہ صرف فتنہ ارتداد کو تھوڑے ہی عرصہ میں دور کریں بلکہ ہندوؤں کو اسلام میں داخل کرنا شروع کر دیں۔ ہمیں امید ہے۔ اور ہم اس کے متعلق امید افزا آثار دیکھ رہے ہیں کہ فتنہ ارتداد نے راجپوت مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں اور انکو اپنی قوم کو نہ صرف بچانے بلکہ انکو معزز بنانے کا خیال پیدا ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں کامیاب کرے۔

(ایڈیٹر)

جناب چودھری صاحب۔ امیر وفد احمدیہ سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش یہ ہے۔ کہ جناب مولانا محمد دین صاحب قادیانی۔ عرصہ ۸ یوم سے قصبہ ...... میں مقیم ہیں میرے غریب خانہ پر۔ اور بفضلہ تعالےٰ یہاں پر مسلمانوں کی تعداد آبادی زیادہ ہے۔ قریباً آٹھ سو کے ہیں اور چند مکانات راجپوتوں کے بھی ہیں۔ اور چار پانچ مکانات آریوں کے بھی ہیں۔ اور ایک مشنری عیسائی بھی ہے۔ اور وہ روزانہ ان مکانات پر جا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ اور امید کامیابی کی ہے اور مسلمانوں میں بھی لر دزہ و نماز کے متعلق ہدایت کی

جاتی ہے۔ اور اس جگہ پر بفضلہ تعالیٰ مسلمان بھی ہوشیار
اور پڑھے لکھے ہیں۔ اور ہوشیار ہیں۔ کسی آریہ یا
عیسائی وغیرہ کے دھوکہ میں نہیں آسکتے ہیں۔ اور
جس کی وجہ سے یہاں کا پکا اطمینان ہے۔ آمین۔

اب ضروری عرض یہ ہے۔ کہ اودہ ضلع ......
میں میری قرابت داری ہے۔ وہاں پر میرا ارادہ جانے
کا بعد ایک ہفتہ کے ہے۔ اور وہاں کے خطوں سے
نیز میں بھی قبل سے واقف ہوں۔ کہ وہاں پر چند مکانات
زیادہ تعداد کے اندر آریہ سماج کے ہیں۔ چنانچہ میں
چاہتا ہوں۔ محمد دین صاحب کو اجازت ایک ہفتہ
کی دی جائے۔ تاکہ وہ میرے ہمراہ جاکر ان لوگوں کو
تبلیغ کریں۔ تاکہ وہ ہوشیار ہو جائیں۔ اور آریہ کے
پھندوں سے نجات پاویں۔ اور وہاں کے قرب وجوار
میں جو مواضعات ہیں۔ وہاں پر غیر مسلم لوگ دیہاتی
ہیں۔ چنانچہ میں امید کرتا ہوں۔ آپ بواپسی ڈاک
فوراً ان کو اجازت ہمراہ جانے کی دیدینگے۔ جوکہ
ان کی نجات کا باعث ہوگا۔ اور بعد ایک ہفتہ یہ
میرے ہمراہ اپنے موجودہ مقام پر واپس آکر کارخدمتی
کو انجام دیتے رہینگے۔ فقط والسلام

نیازکیش:۔ ......

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور فیض گنجور جناب معلی القاب دام اقبالہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مقدس۔
آپ کی زیارت کا اشتیاق اس دل ناتواں کو بے حد ہو
رہا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ وہ کونسا دن ہوگا۔ جو آنحضور
کی زیارت مقدسہ سے ہم لوگ مشرف ہونگے۔ آپ کے اوصاف
حمیدہ کی آجکل مسلمانان ہند میں وہ روشنی پھیلی ہوئی
ہے۔ کہ جس کے بیان کرنے میں زبان قاصر ہے۔
اللہ جل شانہٗ اپنے حبیب کے طفیل سے ہر روز
ترقی بخشے۔ جیسا کہ کام ...... حلقہ میں ترقی پذیر ہو
رہا ہے۔ خدا کرے ایسا اثر ہندوستان کا ہر حلقہ
بھی متاثر ہووے۔ تو امید قوی ہے کہ بہت جلد فتحیابی
کا ڈنکا بج جاویگا۔ ایک ضروری التماس اس احقر کی
ہے۔ اور امید قوی ہے کہ آنحضور بھی اسکو پسند
فرماوینگے۔ وہ یہ کہ جہاں جہاں جو صاحبان جس حلقہ
میں متعین ہیں۔ ان کو کم از کم عرصہ تین ماہ تک اسی جگہ
متعین رہنا چاہیئے۔ جلد جلد تبادلہ کردینے میں اثر
اچھا نہیں رہتا ہے۔ اور نیز لوگوں کو پورے طور پر یہ اطمینان
ہوتا ہے۔ کہ آیا واقعی یہ اسی کام کے لئے معین کئے
گئے ہیں یا کیا؟ جلد جلد تبدیل ہونے سے اکثر
بدگمانیاں ضرور پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اس حلقہ
...... میں عمل سرزد ہوا ہے۔ یعنی یہ کہ شروع میں
نثار احمد خان صاحب و محمد حسین خان صاحب متعین
کئے گئے تھے۔ اور ایک آن واحد میں ہی ان کا
تبادلہ دوسرے حلقہ کو کسی مصلحت سے کردیا گیا
تو ان کی محنت اور مشقت اسی حد تک رہ گئی۔ اس
کے بعد دیگر صاحبان موجودہ چودھری عبدالرحیم خان
صاحب و ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ثانی معین کئے گئے
ہیں۔ ان کی محنت اور مشقت جو عمل میں آرہی ہے
اور جس کا نہایت اچھا اثر ہوتا ہوا معلوم ہو
رہا ہے۔ درصورت تبدیلی حلقہ اسی حد تک
رہ جاویگا۔ بلکہ کسی اور ایک صاحب کے اضافہ
ہونے کی ضرورت ہے۔ اسلئے جب نوبت
اثر کی پہنچنے کو ہوتی ہے۔ اور ایسی صورت میں
تبادلہ کسی حلقہ سے دوسرے حلقہ کو کردیا جائے
تو وہ اثر وہیں تک رہ جاتا ہے۔ پورا اعتبار [illegible]
سے کچھ دیر کے بعد ہی ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا میں
امید کرتا ہوں۔ جو صاحبان جس حلقہ میں متعین
ہیں۔ کچھ دیر تک ان کو وہیں متعین رہنے
دینا مناسب ہوگا۔ آئندہ جو رائے
عالی ہو۔ وہ بہتر ہے۔ ...... کی مسجد کے
متعلق آجکل جوش ساکنان موضع کا بہت
اچھے پیمانہ پر ہے۔ امید کہ آنجناب اس کے
متعلق جلدتر توجہ خاص فرماکر داخل حسنات
ہوویںگے۔

زیادہ والسلام

خاکسار:۔ ......

موضع تھہرو میں سکھا پوری مولویوں کا ورود

کیا ہی افسوس کا مقام ہے کہ آریوں کی شدھی سبھا کے
ساتھ تو ہندوؤں کے مختلف فرقوں نے باوجود قدیمی
اور دیرینہ تنازعات اور اختلافات کے ملکانوں کو
شدھ کرلینے پر اتفاق کرلیا ہے۔ مگر مسلمانوں نے عین
ارتداد کے میدان میں آپس میں ایک دوسرے کی مخالفت
پر کمر باندھ لی ہے۔ اور دشمن کو ہنسی کا موقعہ دے رہے
ہیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے اسوقت قریباً ایک سو (۱۰۰)
مجاہدین ارتداد کے میدان میں اپنی اسلامی غیرت
اور پوری جانفشانی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ مگر ان
کی مساعی کو جو محض بیچارے ملکانوں کو آریوں کے
پھندے سے بچانے کے لئے ہیں۔ اور ان کو اسلام
دین حق پر قائم کرنے کی خاطر ہیں۔ بعض مولوی مبلغ
بے دینی پر محمول کرکے ان کے خلاف عجیب طور سے
کوشش کررہے ہیں۔ وہی مثل ہے نہ کھیلیں گے نہ
کھیلنے دینگے۔ جن جن خالی مواضعات میں احمدی مبلغ
پہنچتے ہیں۔ اور جہاں آگے کوئی مبلغ نہیں ہوتا۔ اور
فتنہ ارتداد کا اندازہ کرکے کام شروع کرتے ہیں۔ یہ
بھی بلائے ناگہانی کے طور پر آپہنچتے ہیں۔ اور احمدی
مبلغوں کے خلاف لوگوں کو اکسانا شروع کردیتے ہیں کہ
احمدی دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔
یہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ کو نہیں مانتے۔ ان کا نیا نبی
ہے۔ یہ کافر ہیں وغیرہ۔ نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ یہ احمدی
مبلغوں کے نکالنے کے درپے ہوتے ہیں۔ اس کوشش میں بھی دشمن
کے ساتھ سازش کرنے پر تیار ہوجاتے ہیں۔ ہوا بگڑ جاتی ہے خود
ملکانوں کو اختلاف کا علم دیا جاتا ہے وہ بدقسمت نہ اس طرف کے
رہتے ہیں نہ اس طرف کے۔ موٹی موٹی باتیں اسلام کی تو وہ سمجھ نہیں سکتے
اسی واسطے وہ آریہ بننے پر طیار ہیں۔ چہ جائیکہ باریک
علمی اختلافات جو ان کے سامنے پیش ہوں

نتیجہ صریحاً یہی ہے۔ کہ آگے جتنا کام ہو چکا ہے۔ اس پر پانی پھر جاتا ہے۔ اور مخالفین اسلام کے بھیجے ہوئے مبلغوں کو خوب موقعہ ملتا ہے۔ [illegible] پورے طور پر متنفر ہو جائینگے۔

احمدی مبلغوں کی مخالفت کئی جگہ اسی طریقہ سے کی جا رہی ہے۔ ایک موضع کا ذکر جس کو میں مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں یہ ہے

موضع کٹھرا ضلع متھرا جہاں میں قریبا ایک ماہ سے کام کر رہا ہوں۔ اور اب تک خاصی کامیابی سے کام ہو چکا ہے۔ یعنی یہ لوگ شدھی کی رو سے ابھی تک محفوظ ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ پکے ہو کر اسلام کی طرف آجاویں گے۔ وہاں چند روز ہوئے دو مولوی صاحبان مولوی عبد العلی صاحب اور مولوی عبد الحنان صاحب متعلمان مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پہنچے کہنے لگے کہ ہمارے پاس تین ٹرنک قادیانیوں اور آریوں سے مناظرہ اور مقابلہ کرنے کے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مولوی صاحب قادیانیوں کے مقابلہ پر اس میدان ارتداد میں اتنا بوجھ اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس وقت سب کا ایک ہی مقصد ہے۔ کہ یہ لوگ ملکانہ شدھ ہو کر اسلام اور بانئ اسلام کو برا کہنے والے نہ بن جاویں۔ کم از کم اپنے مذہب پر ہی قائم رہیں۔ مولوی صاحب نہایت جوش سے کہنے لگے قادیانی ان سے بدتر ہیں۔ اور پھر آپس میں نہایت افسوس سے باتیں کرنے لگے کہ یہاں کے لوگ ایک کفر سے نکل کر دوسرے کفر میں پڑینگے۔ اس موقعہ پر گو یہ کلمات بہت دل دکھانے والے تھے مگر بہت ضبط سے کام لیا گیا۔ تاکہ ملکانوں پر ہمارے اختلاف کی وجہ سے برا اثر نہ پڑے۔ مگر مولوی صاحب مذکور نے اسی وقت ہمارے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔ کہ یہ مبلغ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے وغیرہ۔ اس پر مولوی صاحب کو صبر نہ ہوا [illegible] وقتاً فوقتاً گاؤں میں آکر ہمارے خلاف لوگوں کو ابھارتے رہے ورنہ جب اس چھوٹے سے موضع میں دو مبلغ کام کر رہے تھے تو زیادہ وقت اور محنت خرچ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جبکہ کئی ایک مواضعات خالی پڑے تھے جس میں ملکانہ آباد تھے۔ اور آریہ لوگوں کی تحریک بھی جاری تھی۔ آخر ۲۴ اپریل کو وہاں مستقل رہائش کر گئے۔ یہ کام ہمارے خلاف شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ لوگوں پر ظاہر ہو گیا کہ یہ دو مختلف جماعتوں کے مبلغ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ چنانچہ ۲۶ کی رات کو چند ایک معزز ملکانوں کے سامنے قریباً ہنگامہ ہی ہو چلا تھا جبکہ انہوں نے ہمارے احباب پر سخت زنی شروع کر دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جھوٹا۔ کذاب اور دجال کے نام سے پکارا۔ اگر صبر نہ کیا جاتا تو یہ گاؤں ہمیشہ کے لئے تبلیغ اسلام کے دائرہ سے نکل جاتا۔ اب یہ ہے حال ان مولویوں کا جو ملکانوں میں تبلیغ اسلام کرنے آئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ ان کو آریوں کے خلاف کام کرنے کو کیوں وقت نہیں ملتا۔ ملکانہ لوگوں کی بڑی تعداد کے بے شمار گاؤں خالی پڑے ہیں۔ جہاں آریہ بغیر کسی مزاحمت کے کامیاب ہو رہے ہیں۔ مگر یہ مولوی تنگ نظری سے اسلامیوں پر ہی گر کر سر پھوڑ رہے ہیں۔ ان کے راستہ میں احمدی مبلغ ہی پتھر ہیں۔ جن پر سر مارنے کی وجہ سے ان کی موجودگی کا علم ہوا ہے۔ اگر احمدی مبلغ نہ ہوتے۔ غالباً یہ ہوا میں ہی رہتے۔ اور دشمن کام کر جاتا۔ خیر

اللہ تعالے ہمارے مولویوں کو حقیقی دشمن کے مقابلہ کی تاب بخشے۔ اور اسلامیوں سے الجھنے سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

خاکسار محمد عبد اللہ خان بیٹی بی اے۔ ایل ٹی

نائب ناظر صاحب انسداد فتنہ ارتداد قادیان کی طرف سے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ علاقہ ارتداد میں مبلغین کیواسطے بائیسکلوں کی اشد ضرورت ہے۔ احباب اپنے سائیکل اس خدمت کے لئے دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اعلان

۱۰ مئی سنہ ۱۹۲۳ء کو اور اس تاریخ سے آئندہ کے لئے وہ حصہ ریلوے لاین جو قصور و پاک پٹن کے درمیان ہے مسافروں کے لئے دوبارہ کھولا جاویگا۔ اور ان کا ... باب بھی حسب ضرورت منظوری کے ماتحت ... جائیگا۔ ... س درمیان میں حاصل کی جارہی ہے۔
... ین قصور و پاکپٹن دونوں طرف دو دو گاڑیاں چلا کرینگی)

نام اسٹیشن	براہ راست مسافر گاڑیاں			مسافر گاڑیاں
			گھنٹہ - منٹ	گھنٹہ - منٹ
قصور	از امرتسر	آمد	۹ - ۴۶	
	"	روانگی	۳۰ - ۱۰	۲۰ - ۰
پاکپٹن	"	آمد	۱۷ - ۵۳	۴ - ۴۵
پاکپٹن	تا امرتسر	روانگی	۲۲ - ۳۰	۷ - ۰
قصور	"	آمد	۵ - ۵۲	۱۵ - ۱۳
	"	روانگی	۷ - ۰	

اگر درمیان سٹیشنوں کے اوقات دریافت کرنا ہو۔ تو از راہ کرم سٹیشن ماسٹر صاحبان سے دریافت فرمائیں۔ ورنہ ٹائم ٹیبل کو ملاحظہ فرمائیں جو ہر ایک سٹیشن پر آویزاں کردیا گیا ہے۔

الحکم

دی۔ ایچ۔ بولتھ (صاحب بہادر) ڈسٹرکٹ ٹریفک مینیجر مینیجر لاہور

مورخہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء

موتیوں کا سرمہ

شاہی حکیم حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ جو کہ علم طب کے بادشاہ تھے "یہ موتیوں کا سرمہ" آپ کا مجرب ہے۔ اور آپ سفر و حضر میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے تھے۔ خارش آنکھ خشک و تر ضعف بصر۔ پھولا۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ سفیدی چشم دھندجالا۔ پڑوال۔ سبل۔ ابتدائی موتیا بند ناخنہ غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کیلئے یکساں مفید ہے۔ اگر حسب ترکیب ایک ہفتہ کے لگاتار استعمال سے کسی صاحب کو کچھ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ شہادت پر سرمہ واپس لیکر قیمت لوٹا دیجاویگی۔ اس لئے کہ امیر و غریب اس تحفہ بے بہا سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت صرف ۲ روپے فی تولہ علاوہ محصولڈاک یہ ایک تولہ سال بھر کے لئے مفید ہے۔ ملنے کا پتہ

مینیجر کارخانہ نور قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر برائے تسہیل ولادت

کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے۔ وقت پر جس کے استعمال سے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ولادت بہ آسانی ہو جاتی ہے۔ اور بعد تولید جو تین چار چار روز سخت درد ہوتا رہتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا وہ بھی نہیں ہوتا۔ مفصل واپسی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر دریافت کرلیں قیمت مع محصولڈاک ۲ بطور نمونہ مع محصولڈاک ۱۲ ملنے کا پتہ

ڈاکٹر منظور احمد موجد خصاب دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

تیرہ سو اکتالیس ۱۳۴۱ روپے انعام

کتاب تحقیق حق میں صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ دلائل درج ہیں۔ احمدیت کا چھوٹے سے چھوٹا ایک بھی ایسا مسئلہ نہیں۔ جو اس میں درج نہ ہو۔ تردید لکھنے والے کو ۱۳۴۱ روپیہ انعام بھی ... صفحہ قریباً چار سو قیمت ایک روپیہ مجلد عہ منگوانیکا پتہ

مینیجر اخبار اتفاق دہلی

تریاق چشم اور سارٹیفکیٹ

نمبر ۱۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ سول سرجن صاحب کیمل پور) میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر ۲۔ شیخ نور الٰہی صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس۔ انسپکٹر آف سکولز ڈویژن۔ ملتان تحریر فرماتے ہیں۔

سکرم بندہ تسلیم

تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳۔ اخبار ... الافکار (شیعہ) لاہور بعنوان تنقید یہ ایک پوڈر ہے۔ جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی گجراتی شاہدرہ گجرات پنجاب نے بھیجا ہے اس کو ہم نے اپنے خاندانی ممبروں پر استعمال کیا۔ میرے لڑکے کو ایام گرمیوں سے آشوب کیوجہ سے ککرے پڑ گئے تھے۔ جس کی عمر ۶ سال کی ہے۔ تین یوم کے استعمال سے بالکل صحت ہوگئی۔ ایک اور بچے کو عرصہ دو ماہ سے آشوب چشم تھا۔ ڈاکٹری اور یونانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا۔ مگر پانچ چھ یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی رائے تھی کہ ککروں کا اپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے استعمال سے آج اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ ہم نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک سلائی لگائی۔ جس نے نظر کو بہت فائدہ دیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے۔ بلکہ کسی بزرگ کی دعا ہے جو تیر بہدف کا کام دیتی ہے۔ ناظرین اس کو منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق چشم کے مقابلہ میں خود دار آنکھوں کی بیماریوں کیواسطے اور کوئی دوا نہیں ہے۔ جو بے ضرر اور فائدہ مند ہوسکے۔ اس کے فوائد کے مقابلہ میں قیمت ... کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ اس کی ہر گھر میں رہنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس تریاق چشم سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ قیمت تریاق چشم فی شیشی پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ (...) بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات ڈھکی شاہدولہ صاحب

فہرست نومبائعین

(یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۳ء سے شروع ہوتا ہے)

ماہ جنوری ۱۹۲۳ء

۱- چودہری فضل الدین صاحب ضلع گورداسپور
۲- شرم بی بی 〃
۳- حسن بی بی 〃
۴- کریم بی بی 〃
۵- مولا بخش صاحب موضع بمبین
۶- مولوی عبد العزیز صاحب ضلع منٹگمری
۷- خداداد صاحب 〃 پشاور
۸- مسمات عمر بی بی علاقہ پٹیالہ
۹- 〃 〃 عائشہ 〃 〃
۱۰- فضل الدین صاحب 〃 لاہور
۱۱- مولا بخش صاحب 〃 سندھ
۱۲- فضل الٰہی صاحب 〃 گجرات
۱۳- میاں مستقیم صاحب 〃 گورداسپور
۱۴- چودہری محمد خان صاحب 〃 سیالکوٹ
۱۵- چودہری حسن بخش صاحب 〃
۱۶- چودہری فیروز الدین صاحب 〃
۱۷- مولوی محمد خیری حبال صاحب بیروت
۱۸- عبد الکریم صاحب ضلع گورداسپور
۱۹- عبد المجید صاحب 〃 〃
۲۰- مہر دین صاحب 〃 〃
۲۱- محمد علی صاحب 〃 〃
۲۲- جیون بخش صاحب 〃 〃
۲۳- اللہ بخش صاحب 〃 〃
۲۴- اللہ داد صاحب 〃 〃
۲۵- محمد عمر صاحب ضلع مظفر نگر
۲۶- فہیم الدین صاحب 〃 〃
۲۷- اہلیہ فہیم الدین صاحب 〃 〃
۲۸- فرزند فہیم الدین ضلع مظفر نگر
۲۹- فرزند 〃 〃 〃 〃 〃
۳۰- ہمشیرہ محمد عمر صاحب 〃 〃
۳۱- اہلیہ محمد عمر صاحب 〃
۳۲- نعیم اللہ صاحب ضلع کوئٹہ
۳۳- غلام قادر صاحب 〃 جموں
۳۴- سائیراں 〃
۳۵- سردار بی بی 〃
۳۶- حلیمہ صاحبہ 〃
۳۷- رقیہ 〃 〃
۳۸- مہر بی بی 〃 〃
۳۹- حسینی بی بی 〃
۴۰- صفیہ بی بی 〃
۴۱- محمد عبد اللہ صاحب 〃
۴۲- عزیز اللہ صاحب 〃
۴۳- حیات بی بی صاحبہ 〃
۴۴- بہادر صاحب 〃
۴۵- ہاشم بی بی صاحبہ 〃
۴۶- ناظر بی بی 〃 〃
۴۷- حسینی 〃 〃
۴۸- سارہ 〃 〃
۴۹- مسمات نوراں 〃 〃
۵۰- مسمات سادن 〃 〃
۵۱- حسینی 〃 〃
۵۲- مسماۃ جمال بی بی 〃 〃
۵۳- ہاجراں 〃 〃
۵۴- بیگم بی بی 〃 〃
۵۵- عبد الحمید صاحب ضلع ہوشیارپور
۵۶- حاجی اللہ جوایا دہلی
۵۷- نذیر حسین صاحب مظفر گڈھ
۵۸- میاں نتھو سیالکوٹ
۵۹- حسین بخش صاحب سرگودہا
۶۰- چراغ بی بی صاحبہ لاہور
۶۱- اہلیہ بابو محمد ابراہیم صاحب ضلع پشاور
۶۲- نتھو خان صاحب ضلع لائل پور
۶۳- 〃 معرفت نور محمد صاحب سکرٹری ضلع شیخوپورہ
۶۴- ایک خاتون معرفت ایڈیٹر 〃
۶۵- حاکم صاحب شاہ پور
۶۶- محمد دین صاحب ضلع گورداسپور
۶۷- محمد حسین صاحب ضلع 〃
۶۸- شاہ محمد صاحب 〃 〃
۶۹- چراغ دین صاحب 〃
۷۰- مبارک صاحب ہوشیارپور
۷۱- برکت علی صاحب گورداسپور
۷۲- عمر الدین صاحب 〃
۷۳- چراغ دین صاحب 〃
۷۴- قائم دین صاحب 〃
۷۵- برادر 〃 〃
۷۶- برادر 〃 〃
۷۷- برادر 〃 〃
۷۸- فیروز الدین صاحب 〃
۷۹- عبد القیوم صاحب جہلم
۸۰- سید غنی شاہ لاہور
۸۱- علم دین صاحب گجرات
۸۲- جنت بی بی صاحبہ 〃
۸۳- حیات علی صاحب 〃
۸۴- دین محمد صاحب 〃
۸۵- دوست محمد صاحب 〃
۸۶- فضل دین صاحب 〃
۸۷- مسماۃ نعمت خاتون صاحبہ ملتان
۸۸- محمد خان صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۹- فقیر اللہ صاحب 〃
۹۰- اللہ داد صاحب 〃
۹۱- چودہری غلام نبی صاحب 〃
۹۲- مسماۃ خدیجہ صاحبہ 〃
۹۳- چودہری عبد اللہ خان صاحب جموں
۹۴- عبد الرحمن صاحب قریشی گوجرانوالہ
۹۵- مال دین صاحب سیالکوٹ
۹۶- اللہ دتا صاحب 〃
۹۷- ملک اللہ داد صاحب گجرات
۹۸- ملک نواب خان صاحب 〃
۹۹- محمد فقیر صاحب 〃
۱۰۰- محمد امیر صاحب 〃
۱۰۱- محمد شفیع صاحب 〃
۱۰۲- محمد امین صاحب 〃
۱۰۳- بنت ملک اللہ داد صاحب 〃
۱۰۴- بنت 〃 〃
۱۰۵- بنت 〃 〃
۱۰۶- بنت 〃 〃
۱۰۷- بنت 〃 〃
۱۰۸- چودہری اللہ دتا صاحب سیالکوٹ
۱۰۹- چودہری اللہ راسی صاحب 〃
۱۱۰- چودہری محمد دین صاحب 〃
۱۱۱- چودہری نواب صاحب پٹواری 〃
۱۱۲- چودہری نواب باجوہ 〃
۱۱۳- میراں بخش صاحب امرتسر
۱۱۴- غلام حسین صاحب 〃
۱۱۵- مسماۃ اللہ رکھی 〃
۱۱۶- مسماۃ دولت 〃
۱۱۷- برکت اللہ صاحب ہوشیارپور
۱۱۸- منشی محمد حسین صاحب ڈیرہ غازیخاں
۱۱۹- محمد حسین صاحب کیمبل پور
۱۲۰- نبی بخش صاحب شیخوپورہ
۱۲۱- اہلیہ نبی بخش صاحب 〃
۱۲۲- فرزند نبی بخش صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۲۳- فرزند 〃 〃
۱۲۴- فرزند 〃 〃
۱۲۵- فرزند 〃 〃
۱۲۶- بنت 〃 〃
۱۲۷- بنت 〃 〃
۱۲۸- بنت 〃 〃
۱۲۹- بنت 〃 〃
۱۳۰- والدہ منشی عنایت الٰہی صاحب گورداسپور
۱۳۱- مسماۃ سردار بی بی سیالکوٹ
۱۳۲- مسماۃ بھولی ضلع جالندھر
۱۳۳- شیخ الفت حسین صاحب مونگیر
۱۳۴- مسماۃ الف نور راولپنڈی
۱۳۵- منشی نبی بخش صاحب شاہ پور
۱۳۶- بیگم بی بی گورداسپور
۱۳۷- غلام محمد صاحب منٹگمری
۱۳۸- فتح محمد صاحب کوئٹہ
۱۳۹- فضل بیگم صاحبہ جہلم
۱۴۰- کرم الٰہی صاحب سیالکوٹ
۱۴۱- مستری فضل کریم صاحب گوجرانوالہ
۱۴۲- منشی غلام محمد صاحب لاہور
۱۴۳- شاہ محمد صاحب امرتسر
۱۴۴- اہلیہ 〃 〃
۱۴۵- شیخ عبد السلام صاحب فیروزپور
۱۴۶- عبد الرزاق صاحب 〃
۱۴۷- اہلیہ 〃 〃
۱۴۸- عشرت علی صاحب راولپنڈی
۱۴۹- بڈھا صاحب سیالکوٹ
۱۵۰- حیات محمد صاحب 〃
۱۵۱- مہر دین صاحب 〃
۱۵۲- فضل حق صاحب گورداسپور
۱۵۳- اہلیہ 〃 〃
۱۵۴- بنت 〃 〃
۱۵۵- بنت 〃 〃

(باقی آئندہ)

ہندوستان کی خبریں

لاہور۔ ۷ رمئی۔ ایک بجے دن کے امرتسر میں چوک پھولانوالہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں ایک ہندو سخت زخمی ہوا۔ اور دو مسلمان خفیف زخمی ہوئے۔ پولیس عین وقت پر موقع پر جا پہنچی۔ اور ہجوم کو جو وہاں جمع ہو چکا تھا۔ منتشر کر دیا۔

امرتسر ۶ رمئی۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ شب گذشتہ جب مسلمان تراویح پڑھ کر چوک پھولانوالہ میں نیچے اترے تو وہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کا جھگڑا ہو گیا۔ جب مسلمان نماز پڑھ رہے تھے۔ تو ہندو بلیغ جھنڈا سنگھ کے مندر میں ناقوس بجانے لگے۔ اس فساد میں ایک ہندو اور دو مسلمان زخمی ہوئے۔ مگر میونسپل کمشنروں کی مداخلت اور پولیس کے موقعہ پر پہنچ جانے سے فساد رک گیا۔ گذشتہ فساد امرتسر کے مقدمہ میں ہم مسلمان اور ہم ہندو عدالت سے بری کئے گئے۔

ڈاکٹر سید محمود۔ مسٹر شرما۔ مسٹر کویا اور یعقوب صاحب علاقہ مالابار کے مقامات وانودند اور ارناڈ کو جا رہے تھے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار نے پولیس کی معرفت ان کو اس مطلب کا نوٹس روانہ کیا کہ وہ ان علاقوں میں نہ جائیں۔ جن میں حال میں بغاوت ہوئی تھی۔ کیونکہ ان کے داخلے سے وہاں امن کے لئے خطرہ ہے۔ نوٹس پا کر یہ اصحاب کالی کٹ واپس آ گئے۔

ناگپور سے ۳ رمئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گیارہ رضا کاران کانگریس کی ایک ٹولی ممنوعہ رقبوں میں جلوس کے ساتھ قومی جھنڈا لیجانے کی کوشش میں گرفتار کر لی گئی۔ اس نے بلا کسی مقاومت کے اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔

لاہور۔ ۴ رمئی۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے پنجاب کے جدید قانون میونسپلیٹیز کی تصدیق کر دی ہے۔ یہ وہی قانون ہے جس کے خلاف ہندو وغیرہ اصحاب بہت شکایت کر رہے تھے کیونکہ اس کے ماتحت مسلمانوں کو میونسپلٹیوں میں ان کی تعداد کے مطابق جگہیں دی گئی ہیں۔

غیر ممالک کی خبریں

لاسین۔ ۴ رمئی۔ ٹرکی کے عدالتی انتظام کے پانچسال تک قائم رکھنے کے مسئلہ پر کانفرنس میں تعطل ہو گیا۔ عصمت پاشا نے کہا کہ یہ سوال تو پہلی کانفرنس کے خاتمہ کے بعد طے ہو گیا تھا۔ مگر دول متحدہ نے اس پر جھگڑا کیا۔ طویل بحث کے بعد کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ اور کانفرنس ملتوی ہو گئی۔

لندن۔ ۶ رمئی۔ سائنر لوزیو سفیر پوپ کا مشن آئرلینڈ میں کمل ہو گیا۔ وہ روم چلا گیا۔ اس کی صلح کی کوشش آزاد حکومت کو نامہ و پیام نہ کرنے کی وجہ سے بیکار گئی۔ حکومت ڈی ویلرا کے پیروؤں کی تباہی کے باعث نامہ و پیام پر راضی نہیں ہوئی۔

قسطنطنیہ۔ ۶ رمئی۔ [illegible] ورنان نے ایک ملاقات کے دوران میں فرانسیسی نمایندے سے شکایت کی کہ معاہدہ انگورہ کی ابھی تک فرانس نے تکمیل نہیں کی اور ترکی کو مجلس مصالحت لوزان میں کوئی مدد نہیں دی [illegible] ممدوح نے یہ ثابت کیا کہ سرحد شام پر فوجوں کا کوئی اجتماع نہیں ہے۔

قاہرہ۔ ۵ رمئی الاخبار رقمطراز ہے کہ سابق سلطان ٹرکی مکہ معظمہ سے روانہ ہو کر اتوار کے دن سویز پہنچ گئے۔ وہ تین روز تک اسکندریہ میں رہیں گے۔ اسکندریہ سے وہ اٹلی چلے جائیں گے۔ اور وہیں ان کا سکونت گزیں ہو جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لوزان۔ ۴ رمئی عدالتی مراعات کے بجائے پانچ سال کے عارضی انتظام کے متعلق مجلس مصالحت کے کاروبار میں پھر تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ غازی عصمت پاشا فرماتے تھے کہ سابقہ مجلس کے انقطاع کے بعد یہ مسئلہ طے ہو چکا تھا۔ اتحادی اس کے خلاف رائے دے رہے ہیں۔

لوزان ۴ رمئی سر ہوریس رمبولڈ نے آج ترکوں کو یقین دلایا۔ کہ اتحادی ترکی کی سیادت و حقوق کا پورا پورا احترام کرنے کے خواہشمند ہیں۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے ترکی میں غیر ملکی باشندوں کے مفاد کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

لوزان۔ ۵ رمئی۔ عدالتی مراعات کے متعلق مجلس خاص کے اجلاس کے بعد غازی عصمت پاشا نے سر ہوریس رمبولڈ سے ملاقات کی۔ اس بنا پر اتحادیوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ معاملہ ابھی بدستور غیر منفصل ہے۔

قسطنطنیہ۔ ۶ رمئی۔ ترکی پولیس نے وزارت مال کے حکم کی تعمیل میں کل ایتھنز بنک پر قبضہ کر لیا۔ کلرکوں کو باہر نکال دیا۔ کتابوں اور صندوقوں پر مہریں لگا دیں اور دروازوں پر پہرے لگا دئے۔ اس واقعہ نے ایک عام سنسنی پیدا کر دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس قسم کا واقعہ سمرنا میں کریڈٹ لائیونائس اور کریڈٹ نوشنیل کے ساتھ بھی پیش آیا۔

پیرس۔ ۵ رمئی۔ فرانس کی طرف سے جرمنی کے جواب کا مسودہ حکومت بلجیم کے پاس پہنچ گیا ہے۔

برسلز۔ ۶ رمئی۔ مسیو تھیونس وزیر اعظم نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بلجیم اس وقت تک روہر پر قابض رہیگا۔ جب تک کہ جرمنی اس کے جائز حقوق کو تسلیم نہ کرے گا۔

کارخانہ کرپ کے ڈائرکٹروں کا کورٹ مارشل از سر نو ورڈن میں شروع ہو گیا ہے۔

لندن۔ ۳ رمئی۔ پاپائے روم کے فرستادہ نمایندے موسیو لوزیو نے آئرلینڈ میں اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ اور وہ روما کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ مداخلت و مصالحت کے انہوں نے جتنے خاکے مرتب کئے تھے۔ وہ سب کے سب آزاد ریاست کی ضد اور ہٹ کے باعث بیکار ہو گئے۔ کیونکہ آزاد ریاست ڈی ویلرا کے شکست خوردہ اور تباہ شدہ رفقائے کار کے ساتھ کسی قسم کی گفت و شنید کے آغاز کے لئے تیار نہیں ہے۔

لندن۔ ۴ رمئی۔ لارڈ ونٹرٹن انگریزی ہیڈرا پیلس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انتہا پسندوں کی سرگرمیوں کے باوجود ہندوستان آج ایک سال پہلے کی بہ نسبت زیادہ پر سکون ہے۔ لارڈ موصوف نے کہا کہ جماعتی اصول پر نہیں بلکہ قومی اصول پر حکومت کی تائید و اعانت ہندوستان کے لئے نہایت ضروری ہے۔

(باہتمام شیخ محمد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)